تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

July 16, 2021

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے فوٹو جرنلزم ایوارڈ یافتہ اپنے سابق طالب علم دانش صدیقی کی المناک موت پر اظہار تعزیت کیا

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے Reuters کے فوٹو صحافی جناب دانش صدیقی کی قندھار کے اسپن بولڈاک ضلع کے تشدد میں قبل از وقت موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ جامعہ کے اے جے کے ماس کمیونی کیشن ریسرچ سینٹر (ایم سی آر سی) میں انتہائی سوگوار ماحول ہے کہ یہیں دانش صدیقی مرحوم نے ۲۰۰۷۔۲۰۰۵ء کے درمیان میں تعلیم کی تحصیل کی تھی اور ماس کمیونی کیشن میں ماسٹر ڈگری کے ساتھ گریجویٹ ہوئے تھے۔

شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ان کی قبل از وقت موت کو صحافت کے ساتھ ساتھ جامعہ برادری کا بھی خسارہ بتایا ہے۔انھوں نے موت کی اطلاع ملنے کے بعد دانش کے والد پروفیسر اختر صدیقی سے بات کی اوران سے تعزیت کا اظہار کیا۔دانش نے والد نے بتایا کہ ان کے بیٹے نے ان سے دو روز قبل فون پر بات کی تھی اور افغانستان میں جس اسائنمنٹ پر کام کر رہے تھے اس کے متعلق بھی بتایا تھا۔

پروفیسر اختر صدیقی جامعہ ملیہ اسلامیہ سے سبکدوش ہیں وہ فیکلٹی آف ایجوکیشن کے ڈین بھی رہ چکے ہیں۔ نیز وہ نیشنل کونسل فار ٹیچرز ایجوکیشن (این سی ٹی ای) کے ڈائریکٹر بھی رہ چکے ہیں۔

۲۰۱۸ء میں ایم سی آر سی نے دانش کو ممتاز المنائی ایوارڈ دیا تھا۔ پروفیسر اور آفی شیئٹنگ ڈائریکٹر شوبینی گھوش کہتی ہیں: ''ایم سی آر سی کی زندگی میں سب سے غم ناک دنوں میں یہ ایک دن ہے۔دانش ہمارے ہال آف فیم کا سب سے درخشاں ستاروں میں سے ایک ستارہ اور فعال سابق طالب علم تھا جو ہمہ وقت اپنے تجربات اور اپنے کام کو طلبا کے ساتھ ساجھا کرنے کے لیے مادر علمی آیا کرتا تھا۔ہمیں اس کی یاد انتہائی شدت سے آئے گی۔ہم اس کی یادوں کو قائم ودائم رکھنے

کے لیے پابند عہد ہیں۔‘‘

دانش کو اس کی خدمات کے لیے کئی انعامات سے نوازا گیا تھا اس میں پلٹزر کا ایوارڈ برائے سال ۲۰۱۸ء بھی شامل ہے۔ یہ ایوارڈ اس سات رکنی Reuter ٹیم کو ملا تھا جس کا وہ حصہ تھے۔ اس سات رکنی ٹیم نے میانما اقلیت پر ڈھائے گئے تشدد اوران کی بڑے پیمانے پر ۲۰۱۷ء میں بنگلہ دیش میں ہجرت کو ثبوتوں کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ جس تصویر کے لیے انہیں پلٹزر ایوارڈ ملا اس میں ایک پناہ گزیں خاتون خلیج بنگال کے ساحل پر تھکن سے چور واماندہ اپنے گھٹنوں پر جھکی ہوئی ہے۔ کچھ دوری پر چند لوگ چھوٹی کشتی میں سے اپنا تھوڑا مال واسباب جو وہ ساتھ لائے ہیں اتار رہے ہیں کیوں کہ وہ اپنی جان کی امان کے لیے میانما میں اپنے گھروں سے بنگلہ دیش کی طرف سفر کر کے آئے تھے۔

ایم سی آر سی کے طلبا کے ساتھ ان کی آخری ملاقات مؤرخہ ۲۶ اپریل ۲۰۲۱ء کو ہوئی تھی جب سہیل اکبر نے انھیں اسٹوڈینٹس آف کنورجینٹ جرنلزم سے بات چیت کے لیے مدعو کیا تھا۔ ’’یہ کورونا کی دوسری شدید لہر کا زمانہ تھا اور دانش بہت مصروف تھے‘‘ یاد کرتے ہوئے سہیل اکبر کہتے ہیں ’لیکن ہمیشہ کی طرح ایم سی آر سی کے بچوں کے لیے وہ وقت نکال ہی لیتے تھے‘۔

فوٹو صحافی کے بطور دانش نے ایشیا، وسط مشرق اور یوروپ کی کئی اہم تصویری کہانیاں مرتب کی ہیں۔ ان کے بعض کاموں میں افغانستان اور عراق میں جنگیں، روہنگیا پناہ گزیں بحران، ہانگ کانگ احتجاجات، نیپال زلزلے، شمالی کوریا میں ماس گیم س اور سوئزرلینڈ میں پناہ لینے والوں کی صورت حال وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے برطانیہ میں نومسلموں کی فوٹو کہانیاں بھی ترتیب دی ہیں۔ ان کی تصویروں سے مرتب کہانیاں بشمول نیشنل جغرافک میگزین، نیویارک ٹائمز، دی گارڈینز، دی واشنگٹن پوسٹ، وال اسٹریٹ جرنل، ٹائم میگزین، فوربس، نیوز ویک، این پی آر، بی بی سی، سی این این، الجزیرہ، ساؤتھ چائنا مورنگ پوسٹ، سڈنی ہیرالڈ، دی لاٹمز، بوسٹن گلوب، دی گلوب اینڈ میل، لی فیگارو، لی مونڈے، دیر اسپائی گیل، اسٹرن، برلینر زی ٹنگ، دی انڈی پینڈینٹ، دی ٹیلی گراف، خلیج نیوز، لائبریشن اور دیگر پبلی کیشن کے بڑے پیمانے پر میگزین، رسالوں، اخبارات، سلائڈ شوز اور گیلریز میں چھپتی رہی ہیں۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی